اسلام میں نظام خلافت کی اہمیت

سورۃ فاتحہ۔درود شریف

وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلَائِکَۃِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً قَالُوْا اَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآئَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ قَالَ اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآئَ کُلَّھَا ثُمَّ عَرَضَھُمْ عَلَی الْمَلَائِکَۃِ فَقَالَ اَنْبِئُوْنِیْ بِاَسْمَآئِ ھٰؤُلَآئِ اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ۔ قَالُوْا سُبْحَانَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ۔قَالَ یَا آدَمُ اَنْبِئْھُمْ بِاَسْمَآئِھِمْ فَلَمَّا اَنْبَاَھُمْ بِاَسْمَآئِھِمْ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّکُمْ اِنِّیْ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَ اَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا کُنْتُمْ تَکْتُمُوْنَ۔(سورۃ البقرۃ:31تا34)

اس مضمون کو سمجھنے سے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہو گا کہ اسلام کیا چیز ہے۔

1۔اسلام اللہ تعالیٰ کا وہ پیغام ہے جو ہمارے سید و مولیٰ ﷺ اور قرآن شریف کے ذریعہ آیا۔

2۔اور ساری دنیا سارے عالم ساری اقوام ہر رنگ و نسل و ملک اور زبان کے لوگوں کے لئے آیا اور اس کی تعلیم تمام تر تنوع کے باوجود دو حصوں میں تقسیم ہے۔

3۔حق اللہ کی ادائیگی

4۔حق العباد کی ادائیگی۔

اب اس بات سے خلافت کی اہمیت ظاہر ہوجاتی ہے کہ کیا یہ پیغام دنیا بھر میں ایک گائیڈنگ فورس ایک تمام تر تنوع کو ایک لڑی میں پروئے بغیر ہو سکتا ہے؟

شاید حقوق اللہ کی ادائیگی اللہ کی تسبیح و تقدیس نامکمل شکل میں ملائکہ کے ذریعہ ہو سکتی ہو۔مگر بنی نوع انسان میں اسلام کے پیغام کو عالمگیر سطح پر پھیلانا اور پھر اس پر عمل کرنا کسی مرکزی طاقت کے بغیر ناممکن ہے جس کو اسلامی اصطلاح میں خلافت کہتے ہیں اور یہ دلیل اتنی مضبوط اور یہ وجہ اتنی زبردست تھی کہ ابتدائے قرآن میں ہی اس کی بناء پر فرشتوں کے نقطۂ نظر کو رد کر دیا گیا اور خلافت کی ضرورت اور اہمیت کو واشگاف الفاظ میں بیان کر دیا گیا۔

اور بے شک اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے نبی بھیجتا ہے اور حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡن بنا کر بھیجا اور کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ کے لئے آپ کو بشیر و نذیر بنایا اور ساری دنیا میں اس پیغام کو پھیلانا اور اس پر ساری انسانیت کو عمل کرنے کی تحریک کرنا آپ ہی کا فیض اور آپ ہی کے طفیل ہے مگر واضح طور پر آپ کو آپ کے رب کریم نے بتا دیا کہ آپ کے اس مشن کی عالمگیر تکمیل آپ کی روحانی زندگی میں جو تاقیامت ہے ہوگی مگر آپ کی مادی زندگی سے جو یہ وعدے کئے جا رہے ہیں ان کے کچھ حصے آپ کی مادی زندگی کے بعد ظہور پذیر ہوں گے۔

سورۃ یونس میں فرمایا:

وَاِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعۡضَ الَّذِیۡ نَعِدُھُمۡ اَوۡ نَتَوَفَّیَنَّکَ فَاِلَیۡنَا مَرۡجِعُھُمۡ ثُمَّ اللّٰہُ شَہِیۡدٌ عَلٰی مَا یَفۡعَلُوۡنَ۔

یعنی جو وعدے انسانیت سے ہم کر رہے ہیں اس کا کچھ حصہ اگر آپ کی مادی زندگی میں ہم تمہیں دکھادیں اور یا ہم تمہیں وفات دے دیں اور (آپ کی وفات کے بعد یہ وعدے پورے ہوں تو عین ممکن ہے) کیونکہ انسانیت کا کردار اللہ ہی خوب جانتا ہے۔

سورۃ الرعد میں فرمایا:

وَاِنۡ مَّا نُرِیَنَّکَ بَعۡضَ الَّذِیۡ نَعِدُھُمۡ اَوۡ نَتَوَفَّیَنَّکَ فَاِنَّمَا عَلَیۡکَ الۡبَلٰغُ وَعَلَیۡنَا الۡحِسَابُ کہ اگر ہم ان وعدوں کا کچھ حصہ جو ہم انسانوں سے کر رہے ہیں آپ کو دکھا دیں یا آپ کو وفات دے دیں (تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا) اِنَّمَا عَلَیۡکَ الۡبَلٰغُ آپ کا مشن اسلام کے پیغام کو دنیا میں پہنچا دینا ہے۔اور وہ پیغام ھل بلغتُ فرما کر اس طرح دنیا کو پہنچا دیا کہ وہ آج تک دنیا میں صحیح طور پر قرآن و سنت کی شکل میں موجود ہے اور ہزاروں فتنوں اور ابتلاؤں اور مخالفانہ کوششوں کے باوجود محفوظ ہے۔

سورۃ المومن میں فرماتا ہے فَاصۡبِرۡ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰہِ حَقٌّ فَاِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعۡضَ الَّذِیۡ نَعِدُھُمۡ اَوۡ نَتَوَفَّیَنَّکَ فَاِلَیۡنَا یُرۡجَعُوۡنَکہ بے شک اسلام کے عالمگیر پیغام کا دنیا بھر میں پھیل جانا معمولی بات نہیں لیکن یہ اللہ کا وعدہ ہے اور سچا وعدہ ہے وہ پورا ہو کر رہے گا تم صبر سے کام لو کچھ وعدے جو ہم انسانیت سے کر رہے ہیں کچھ تمہاری زندگی میں بھی پورے ہوں گے جو

ثبوت ہوں گے اس بات کا بھی کہ اگر ہم تمہیں وفات دیں گے تو یہ وعدے ضرور پورے ہوں گے فَاِلَیۡنَا یُرۡجَعُوۡنَ اور دنیا بھر کے لوگ ایک دفعہ ضرور ہماری طرف آئیں گے اور اسلام میں داخل ہوں گے۔

اس عالمگیر وعدے کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ایک اور وعدہ کیااور فرمایا۔ھُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡھُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡھِمۡ آیَاتِہٖ وَیُزَکِّیۡھِمۡ وَیُعَلِّمُھُمُ الۡکِتَابَ وَالۡحِکۡمَۃَ وَاِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلَالٍ مُّبِیۡنٍ۔وَاٰخَرِیۡنَ مِنۡھُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِھِمۡ وَھُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ۔یعنی وہی ہے جس نے امی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کای وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ وہ اس سے پہلے وہ یقینا کھلی گمراہی میں تھے اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی مبعوث کیا ہے جو ابھی ان سے نہیں ملے وہ کامل غلبہ والا اور صاحب حکمت ہے۔

ذَالِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ یہ اللہ تعالیٰ کے انسانیت کی تاریخ میں ایک عظیم الشان فضل کی طرف اشارہ ہے اور ایسے فضل خاص مشیت ایزدی سے ملتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کے عظیم فضل کی عظیم تجلی ہے۔

یہ عظیم الشان آیت جو حضور ﷺ کی دوسری بعثت کے وعدہ پر مشتمل ہے سورۃ الجمعہ میں نازل کرنے میں یہ اشارہ ہے کہ یہ وعدہ جمعہ کے دن گویا عالمی اجتماع کے دور میں پوری ہوگی اور ایسے وقت میں پوری ہوگی جب بظاہر نظر ایمان آسمان پر جا چکا ہو گا جیسا کہ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ کنا جلوسا عند النبی ﷺ فانزلت علیہ سورۃ الجمعۃ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم قال قلت من ھم یا رسول اللہ؟ فلم یراجعہ حتی سأل ثلاثا وفینا سلمان الفارسی وضع رسول اللہ ﷺ یدہ علی سلمان ثم قال لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال او رجل من ھولائ۔کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے تو سورۃ الجمعۃ وَاٰخَرِیۡنَ مِنۡھُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِھِمۡ نازل ہوئی حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں مَیں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کون ہیں؟ تین دفعہ سوال کرنے پر بھی حضور ﷺ نے جواب نہ ارشاد فرمایا (ظاہر ہے کہ حضور ﷺ اس سوال کے جواب کے لئے اپنے رب علیم کی طرف سے تعلیم کے منتظر تھے) پھر آپ نے اپنا دستِ مبارک حضرت سلمانؓ فارسی پر رکھا اور فرمایا کہ اگر ایمان ثریا پر بھی پہنچ چکا ہو گا تو ان لوگوں میں کچھ لوگ اس کو پالیں گے۔

اس ضمن میں ایک عظیم الشان آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ سے فرمایا ھُوَ الَّذِیۡ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡھُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡھِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ وَلَوۡ کَرِہَ الۡمُشۡرِکُوۡنَ یعنی وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تا کہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے خواہ مشرک کتنا ہی ناپسند کریں۔

یہ عظیم وعدہ جو ہمارے سید و مولیٰ ﷺ کو دیا گیا کہ کرۂ ارض کے تمام مذاہب پر آپ کا دین غالب آجائے گا اگرچہ ظاہری طور پر آپ کی مادی زندگی میں پورا نہ ہوا لیکن یہ ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا قرآن شریف میں کیا ہوا وعدہ خطا جائے اس پیشگوئی کا ہمارے نبی ﷺ کی روحانی زندگی کے دور میں پورا ہونا حتمی اور لازمی ہے اس لئے امت محمدیہ کے مفسرین اور علماء محققین کا اتفاق ہے کہ یہ وعدہ مسیح موعود کے ہاتھ پر پورا ہو گا۔

پیشگوئی ھُوَ الَّذِیۡ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡھُدٰی ....الخ (التوبۃ:33، الفتح:28 الصف:9) مسیح و مہدی کے ذریعہ ہو گی۔

”روی عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال: ھذا وعد من اللّٰہ بانہ تعالٰی یجعل الاسلام عالیًا علٰی جمیع الادیان وتمام ھذا انما یحصل عند خروج عیسٰی وقال السدی: ذلک عند خروج المھدی لا یبقی احد الا دخل فی الاسلام او ادی الخراج“۔

(امام رازی: التفسیر الکبیر جلد 15 صفحہ 40 سورۃ التوبۃ آیت 33 ایڈیشن 2 دارالکتب العلمیۃ طھران)

(ترجمہ): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرے گا اور یہ اس وقت ہو گا جب عیسیٰ خروج کریں گے۔ سُدّی کہتے ہیں کہ یہ مہدی کے خروج کے وقت ہو گا۔ اس کوئی بھی باقی نہیں رہے گا سوائے اس کے کہ وہ دین اسلام میں داخل ہو جائے گا یا خراج دے گا۔

قال ابو ھریرۃ والضحاک ذلک عند نزول عیسٰی علیہ السلام فلا یبقی اھل دین الا دخلوا فی الاسلام ویدل علی صحۃ ھذا التاویل ما روی عن ابی ھریرۃ فی نزول عیسٰی علیہ السلام قال: قال النبی ﷺ ویھلک اللّٰہ فی زمانہ الملل کلھا الا الاسلام۔

(علامہ خازن علی بن محمد بن ابراہیم: تفسیر خازن: جلد 2 صفحہ 354 سورۃ التوبۃ آیت 33۔ دارالکتب العلمیۃ طھران)

(ترجمہ) : حضرت ابوہریرہؓ اور ضحاک کہتے ہیں کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ہو گا اور اس وقت ہر مذہب والا اسلام میں داخل ہو جائے گا۔ اس تاویل کی صحت حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک روایت سے بھی ثابت ہوتی ہے جو نزول

عیسیٰ کے بارہ میں ہے۔ آپؒ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس (مسیح و مہدی) کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ اسلام کے علاوہ باقی تمام ملتوں کو ہلاک کر دے گا۔

عن مجاھد: اذا نزل عیسیٰ لم یکن فی الارض الا دین الاسلام۔

(علامہ زمخشری: تفسیر الکشاف جلد 4 صفحہ 526 سورۃ الصف آیت 9 دارالکتاب العربی بیروت)

(ترجمہ): مجاہد کہتے ہیں کہ جب عیسیٰ (علیہ السلام) نازل ہوں گے زمین میں صرف دین اسلام ہی باقی رہے گا۔

عن مجاھد: ذلک اذا نزل عیسی لم یکن فی الارض دین الا دین الاسلام۔

(نواب صدیق حسن خان: تفسیر فتح البیان جلد 14 صفحہ 122 سورۃ الصف آیت 9 المکتبۃ العصریۃ بیروت)

(ترجمہ): مجاہد کہتے ہیں کہ یہ (علو) عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ہو گا۔ اس وقت زمین میں دینِ اسلام کے علاوہ کوئی اور دین نہیں ہو گا۔

وقیل: الضمیر یعود الی الدین۔ فقال ابو ھریرۃ والباقر و جابر بن عبد اللّٰہ: اظھار الدین عند نزول عیسی ابن مریم و رجوع الادیان کلھا الی دین الاسلام... وقال السدی: ذلک عند خروج المھدی، لا یبقی احد الا دخل فی الاسلام وادی الخراج۔

(علامہ ابو حیان اندلسی: تفسیر البحر المحیط جلد 5 صفحہ 34 سورۃ التوبۃ آیت 33 دارالکتب العلمیۃ بیروت)

(ترجمہ): بعض کے نزدیک (لیظھرہ) میں 'ہ' کی ضمیر دین کی طرف راجع ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ، امام باقر اور جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ دین کا غلبہ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کے نزول کے وقت ہو گا اور تمام ادیان کا دینِ اسلام کی طرف رجوع ہو گا... سدی کہتے ہیں کہ یہ مہدی کے خروج کے وقت ہو گا۔ اس وقت کوئی بھی باقی نہیں رہے گا سوائے اس کے کہ وہ دین اسلام میں داخل ہو گا یا خراج دے گا۔

وقیل: "لیظھرہ" ای لیظھر الدین دین الاسلام علٰی کل دین۔ قال ابوھریرۃ والضحاک: ھذا عند نزول عیسیٰ علیہ السلام۔ وقال السدی: ذاک عند خروج المھدی، لا یبقی احد الا دخل فی الاسلام وادی الجزیۃ۔

(علامہ قرطبی: تفسیر الجامع لاحکام القرآن جلد 8 صفحہ 78 سورۃ التوبۃ آیت 33)

(ترجمہ): اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ "لیظھرہ" کا معنی ہے کہ وہ دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب کر دے۔حضرت ابو ہریرۃ ؓاور ضحاک کہتے ہیں کہ یہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کے وقت ہو گا۔سُدّی کہتے ہیں: یہ مہدی کے خروج کے وقت ہو گا جب یا تو سب اسلام میں داخل ہو جائیں گے یا جزیہ دیں گے۔

قال ابوھریرۃ وابو جعفر محمد بن علی وجابر بن عبداللّٰہ ما معناہ: ان الضمیر عائد علی الدین واظھارہ عند نزول عیسی ابن مریم وکون الادیان کلھا الی دین الاسلام فذلک اظھارہ۔وقال القاضی ابو محمد: فکان ھذہ الفرقۃ رأت الاظھار علی اتم وجوھہ ای حتی لا یبقی معہ دین آخر۔

(قاضی ابو محمد عبدالحق اندلسی: تفسیر المحرر الوجیز جلد 3صفحہ26سورۃ التوبۃ آیت33دارالکتب العلمیۃ بیروت)

(ترجمہ) : حضرت ابو ہریرۃ ؓاور ابو جعفر محمد بن علی اور جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ اس کا معنی کیا ہے؟ (ہٗ) کی ضمیر دین کی طرف راجع ہے اور اس کا غلبہ عیسیٰ بن مریم ؑکے نزول کے وقت ہو گا اور تمام ادیان کا دین اسلام کی طرف آ جانا اس کا غلبہ ہے۔قاضی ابو محمد کہتے ہیں کہ یہ گروہ غلبہ کو اپنی مکمل صورت میں دیکھ لے گا یہاں تک کہ اس کے ساتھ کوئی دوسرا دین باقی نہیں رہے گا۔

قال البغوی قال ابو ھریرۃ والضحاک وذلک عند نزول عیسی بن مریم لا یبقی اھل دین الا دخلوا فی الاسلام وقال روینا عن ابی ھریرۃ عن النبی ﷺ قال ویھلک فی زمانہ الملل کلھا الا السلام قلت والظاھر ان المراد بالظھور غلبۃ دین الحق علی الادیان کلھا فی اغلب الزمان کما یدل علیہ حدیث المقداد انہ سمع رسول اللّٰہ ﷺ یقول لا یبقی علٰی ظھر الارض بیت مدر و لا وبر الا ادخلہ اللّٰہ کلمۃ الاسلام بعز عزیز او ذل ذلیل یعزھم اللّٰہ فیجعلھم من اھلھا او یذلھم فیدینون لھا قال المقداد قلت فیکون الدین کلہ للّٰہ۔

(القاضی محمد ثناء اللہ عثمانی: التفسیر المظہری ، الانفال تا التوبۃ صفحہ195التوبۃ:33مکتبہ رشیدیہ)

(ترجمہ): امام بغوی کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ ؓاور ضحاک کے نزدیک یہ (غلبہ) عیسیٰ بن مریم ؑکے نزول کے وقت ہو گا جب تمام ادیان والے اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔امام بغوی کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ ؓکی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کے زمانہ میں اسلام کے علاوہ تمام ملتیں ہلاک ہو جائیں گی۔(قاضی ثناء اللہ پانی پتی کہتے

ہیں) میرے نزدیک غلبہ سے مراد دین حق کا تمام ادیان پر غلبہ ہے جو کم و بیش سارے زمانے پر ہو گا۔ جس کی طرف مقداد کی حدیث دلالت کرتی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ زمین میں ہر چھوٹے بڑے گھر (پختہ اور خیموں) کو اللہ تعالیٰ اسلام کے کلمہ میں داخل کر دے گا خواہ عزت کے ساتھ یا ذلیل کر کے۔ اللہ جنہیں عزت دے گا ان کو وہ اس کے اہل میں شامل کر لے گا اور جن کو وہ ذلیل کرے گا وہ اس کی اطاعت کرنے لگ جائیں گے۔ مقداد کہتے ہیں مَیں نے کہا اور دین خالصۃً اللہ کے لئے ہو جائے گا۔

ومن العلماء من یقول ان بعض ھذہ البشارات لا یتم الا فی آخر الزمان عند ظھور المھدی ومایتلوہ من نزول عیسی بن مریم علیہ السلام من السماء واقامتہ لدین الاسلام الذی جاء بہ محمد (ص) واظھارہ بالحکم والعمل بہ۔

(تفسیر المنار الجزء العاشر صفحہ 393، التوبۃ:33الطبعۃ الاولیٰ:1931ئ)

(ترجمہ): بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ ان بشارات میں سے ہے جو آخری زمانے میں مہدی کے ظہور کے وقت پوری ہوں گی اور ان کے بعد آسمان سے نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہو گا اور دین اسلام جس کو محمد (ﷺ) لائے تھے اس کا قیام کریں گے اور اسلام کا غلبہ اس کے حکموں اور ان پر عمل کرنے کے ذریعہ سے ہو گا۔

معنی الآیۃ لیظھر دین الاسلام علی الادیان کلھا، وھو الا یعبد اللّٰہ الا بہ۔ وکذا روی عن ابی ھریرۃؓ قال: ھذا وعد من اللّٰہ تعالیٰ بانہ یجعل الاسلام عالیا علی جمیع الادیان، وتمام ھذا انما یحصل عند خروج عیسی۔ وکذلک قال الضحاک والسدی: لا یبقی احد الا دخل فی الاسلام۔

(علامہ محمد جمال الدین القاسمی: تفسیر القاسمی مسمّٰی محاسن التاویل: جزء سابع صفحہ 191، توبۃ33، بیروت)

(ترجمہ): آیت کا معنی ہے کہ وہ دینِ اسلام کو تمام دینوں پر غالب کر دے گا اور اس کا مطلب ہے کہ اللہ کی عبادت صرف اسلام کے ذریعہ سے ہی کی جائے گی۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اسلام کو تمام ادیان پر بلند کر دے گا اور یہ سب عیسیٰ (علیہ السلام) کے خروج کے وقت ہو گا۔ اسی طرح ضحاک اور سدی کہتے ہیں کہ ہر کوئی دین اسلام میں داخل ہو جائے گا اور کوئی بھی باقی نہیں بچے گا۔

(علی الدین کلہ) لفظ یصلح للعموم وان یکون المعنی او لا یبقی موضع فیہ دین غیر الاسلام، وھذا لا یکون الا عند نزول عیسی ابن مریم قالہ مجاھد وابو ھریرۃ، ویحتمل ان یکون المعنی ان یظھرہ حتی لا یوجد دین الا الاسلام اظھر منہ، وھذا قد کان وجد۔

(قاضی ابو محمد عبدالحق بن غال: المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز جزء خامس صفحہ 304، الصف9۔بیروت لبنان)

(ترجمہ):(عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ) یہ لفظ عمومیت پر دلالت کرتا ہے۔اور اگر معنی ہو (کہ) کسی بھی جگہ اسلام کے سوا کوئی دین باقی نہیں رہے گا تو یہ عیسیٰ بن مریمؑ کے نزول کے وقت ہی ہو گا۔مجاہد اور حضرت ابو ہریرہؓ نے یہ بیان کیا ہے۔اور (لِیُظْھِرَہٗ) کا یہ معنی بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی دین بھی باقی نہیں رہے گا مگر اسلام اس سے زیادہ پاکیزہ ہو گا اور یہ تو ہو چکا ہے۔

عن الباقرؑ القائم منصور بالرعب موید بالنصر تطوٰی لہ الارض وتظھر لہ الکنوز یبلغ سلطانہ المشرق والمغرب ویظھر اللّٰہ بہ دینہ کلہ فلایبقٰی فی الارض خراب الا عمر و ینزل روح اللّٰہ عیسی بن مریم فیصلی خلفہ الحدیث۔

(محمد بن المرتضٰی المعروف بالفیض الکاشانی: کتاب الصافی جلد اول صفحہ698۔التوبۃ:33)

(ترجمہ): حضرت امام باقرؑ فرماتے ہیں کہ (مہدی) جو آنے والا ہے اس کی رعب کے ساتھ مدد کی جائے گی اور نصرت (الٰہی) کے ساتھ اس کی تائید کی جائے گی۔اس کے لئے زمین لپیٹ دی جائے گی اور اس کے لئے خزانوں کا ظاہر کر دیا جائے گا۔اس کی بادشاہت مشرق و مغرب تک پہنچ جائے گی اور اللہ اس کے ذریعہ اپنے دین کو غالب کرے گا۔ پس زمین میں جو بھی ویران جگہ ہوئی وہ اسے آباد کر دے گا۔اور عیسیٰ بن مریمؑ روح اللہ نازل ہوں گے اور ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

وقیل اراد عند نزول عیسیٰ بن مریم لا یبقی اھل دین الا اسلم او ادی الجزیۃ عن الضحاک وقال ابو جعفر (ع) ان ذلک یکون عند خروج المھدی من آل محمد فلا یبقی احد الا اَقرّ بمحمد وھو قول السدی وقال الکلبی لا یبقی دین الا ظھر علیہ الاسلام وسیکون ذلک و لم یکن بعد ولا تقوم الساعۃ حتی یکون ذلک وقال المقداد بن الاسود سمعت رسول اللّٰہ یقول لا یبقی علی ظھر الارض بیت مدر و ولا وبر الا ادخلہ اللّٰہ کلمۃ الاسلام اما بعز عزیز و اما بذل ذلیل اما یعزھم فیجعلہ اللّٰہ من اھلہ فیعزوا بہ واما

بذلهم فیدینون لہ وقیل ان الھاء فی لیظھرہ عائدۃ الی الرسول ﷺ ای لیعلمہ اللّٰہ الادیان کلھا حتی لا یخفی علیہ شیء منھا عن ابن عباس (ولو کرہ المشرکون) ای وان کرھوا ھذا الدین فان اللّٰہ یظھرہ رغما لھم۔

(الشیخ ابو علی الفضل بن الحسن الطبرسی: مجمع البیان جلد ثالث صفحہ24-25، التوبۃ:33مطبعۃ: العرفان، سوریا 1936ئ)

(ترجمہ): ضحاک اور ابو جعفر کے نزدیک نزول عیسیٰ بن مریم ؑ کے وقت تمام ادیان والے یا اسلام قبول کر لیں گے یا جزیہ دیں گے۔سُدّی کہتے ہیں کہ یہ سب آل محمدؐ سے مہدی کے خروج کے وقت ہو گا اور اس وقت سب محمدؐ (کی رسالت) کا اقرار کریں گے۔کلبی کہتے ہیں کہ کوئی دین بھی باقی نہیں بچے گا مگر اسلام اس پر غالب آ جائے گا اور یہ ضرور ہو کر رہے گا اور قیامت نہیں برپا ہو گی جب تک یہ نہ ہو۔حضرت مقداد بن اسود کہتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ زمین میں ہر چھوٹے بڑے گھر (پختہ اور خیموں) کو اللہ تعالیٰ اسلام کے کلمہ میں داخل کر دے گا خواہ عزت کے ساتھ یا ذلیل کر کے۔جنہیں اللہ عزت دے گا ان کو وہ اس کے اہل میں شامل کر لے گا اور جن کو وہ ذلیل کرے گا وہ اس کی اطاعت کرنے لگ جائیں گے۔یہ بھی کہا گیا ہے کہ لِیُظْھِرَہٗ میں جو ھاء ہے وہ رسول اللہ ؐ کی طرف راجع ہے یعنی (مطلب یہ ہو گا) اللہ آپؐ کو تمام ادیان کا علم عطا کرے گا یہاں تک کہ آپؐ سے ان ادیان کی کوئی بھی چیز مخفی نہیں رہے گی۔حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ (وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ) خواہ وہ ناپسند ہی کیوں نہ کریں اللہ تعالیٰ ان کی ناپسندیدگی کے باوجود اسلام کو ان پر غالب کرے گا۔

حضرت امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا:

مراد از رسول در اینجا امام مہدی موعود است کہ ظاہر میفرماید حق تعالٰی برائے ابطال جمیع ادیان باطلہ عاطلہ۔

(سید علی الحائری: غایۃ المقصود: جلد 2صفحہ 123 ایڈیشن1318ھ)

(ترجمہ): اس جگہ رسول سے مراد امام مہدی ہیں جن کو حق تعالیٰ تمام ادیان کو باطل اور معطل کرنے کے لئے ظاہر فرمائے گا۔

سورۃ الجمعہ اور سورۃ الصف کے یہ عظیم الشان وعدے جن میں بعض عظیم وجودوں کے ذریعہ سے ایمان کے دنیا میں ثریا کی بلندیوں سے واپس آنے اور دین اسلام کے تمام ادیان عالَم پر عالمگیر فتح پانے کا ذکرہے کے پورا ہونے کا وقت

آنحضرت ﷺ کے اس بروز سے ہے جس کو حضور ﷺ نے مسیح کے لقب سے یاد فرمایا اور اس کو سلام بھیجا اور اس کو اپنا نام دے کر گویا اپنا کامل بروز قرار دیا۔اور جس کے روحانی دور میں اسلام کا مذکورہ بالا عالمگیر غلبہ مقدر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

" وہ خدا وہ کریم و رحیم ہے جس نے امیوں میں انہیں میں سے ایک ایسا کامل رسول بھیجا ہے کہ جو باوجود امی ہونے کے خدا کی آیات ان پر پڑھتا ہے۔اور انہیں پاک کرتا ہے اور کتاب اور حکمت سکھلاتا ہے اگرچہ وہ لوگ اس نبی کے ظہور سے پہلے صریح گمراہی میں پھنسے ہوئے تھے اور ان کے گروہ میں سے اور ملکوں کے لوگ بھی ہیں جن کا اسلام میں داخل ہونا ابتدا سے قرار پاچکا ہے اور ابھی وہ مسلمانوں سے نہیں ملے۔اور خدا غالب اور حکیم ہے جس کا فعل حکمت سے خالی نہیں۔یعنی جب وہ وقت آپہنچے گا کہ جو خدا نے اپنی حکمت کاملہ کے لحاظ سے دوسرے ملکوں کے مسلمان ہونے کیلئے مقرر کر رکھا ہے۔تب وہ لوگ دین اسلام میں داخل ہونگے۔"

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1صفحہ262حاشیہ نمبر 11)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا فرض منصبی جو تکمیل اشاعت ہدایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں (یعنی آپؐ کی مادی زندگی۔ناقل)بوجہ عدم وسائل اشاعت غیر ممکن تھا اس لئے قرآن شریف کی آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعۃ:4)میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ثانی کا وعدہ دیا گیا ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد 17صفحہ263حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"رجل فارسی اور مسیح موعود ایک ہی شخص کے نام ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور وہ یہ ہے وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعۃ:4) یعنی آنحضرت ﷺ کے اصحاب میں سے ایک اور فرقہ ہے جو ابھی ظاہر نہیں ہوا۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22صفحہ 501-502)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”رسول اللہ ﷺ کی بعثت کی اغراض میں سے ایک تکمیل دین بھی تھی جس کے لئے فرمایا گیا ہے اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ (المائدۃ:4) اب اس تکمیل میں دو خوبیاں تھیں ایک تکمیل ہدایت اور دوسری تکمیل اشاعتِ ہدایت۔ تکمیل ہدایت کا زمانہ تو آنحضرت ﷺ کا اپنا پہلا زمانہ تھا اور تکمیل اشاعتِ ہدایت کا زمانہ آپؐ کا دوسرا زمانہ ہے جبکہ اٰخَرِیۡنَ مِنۡھُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِھِمۡ (الجمعۃ:4) کا وقت آنے والا ہے۔اور وہ وقت اب ہے یعنی میرا زمانہ یعنی مسیح موعود کا زمانہ“۔

(ملفوظات جلد 2صفحہ 49-50مطبوعہ ربوہ جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ھُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡھُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡھِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ کی پیشگوئی کو اپنے وجود مبارک پر چسپاں کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

” یہ عاجز روحانی اور معقولی طور پر اس کا محل اور مورد ہے یعنی روحانی طور پر دین اسلام کا غلبہ جو حجج قاطعہ اور براہین ساطعہ پر موقوف ہے اس عاجز کے ذریعہ سے مقدر ہے گو اس کی زندگی میں یا بعد وفات ہو۔“

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1صفحہ 594حاشیہ نمبر 3)

اور یہ ہے وہ اہمیت جو نظام خلافت کو اسلام میں حاصل ہے کہ سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفی ﷺ کے تکمیل ہدایت کے عظیم الشان فرض منصبی کے بعد دوسرا فرض منصبی جو تکمیل اشاعت ہدایت ہے جو آپ کی دوسری بعثت کے بروز کامل مسیح موعود کے دور میں مقدر تھا اس کی عظیم الشان بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھ دی اور اس کی عالمگیر تکمیل کا سلسلہ اب خلافت اسلامیہ احمدیہ حقہ کے ذریعہ ملک ملک اور علاقہ علاقہ میں جاری ہے اور اسلام کی یلغار اب خلافت کی نگرانی میں 50،60ملکوں سے نکل کر 200ممالک تک پہنچ رہی ہے۔برادران دنیا کے اس دور کی جو آدم علیہ السلام سے شروع ہو اپر تاریخ پر نظر ڈالیں تو آج تک یہ واقعہ دنیا کی تاریخ میں نہیں ہوا کہ کم و بیش ساری دنیا سارا کرۂ ارض کسی ایک نظریہ ایک مذہب ایک حکومت کے زیر اثر ہو۔بے شک حضرت خورس (ذوالقرنین)

نے وسیع پیمانہ پر ایک سلطنت قائم کی مگر وہ عالمگیر نہیں تھی بحیرہ کیسپین سے شروع ہو کر بلوچستان پراس کا دائرہ ختم ہو جاتا تھا۔ان کے بعد سکندر عالمی فتح کا منصوبہ لے کر اٹھا مگر حضرت خورس کی حکومت کو ٹیکسلا تک بڑھا کر پھر واپس جانے پر مجبور ہوا اور 10سال کے اندر اس کی حکومت پانچ ٹکڑوں میں بٹ گئی۔ملکہ وکٹوریہ کے عہد میں اس قوم نے بے شک ایک وسیع و عریض دولت مشترکہ کا قیام کیا مگر روس اور چین اور امریکہ کے وسیع علاقے ان کے تسلط سے باہر تھے۔کمیونزم نے روس کے ملحقہ علاقوں پر زور بازو سے قبضہ کیا۔مگر اب دور نہیں کہ اب دنیا ایک حیرت ناک نظارہ دیکھے اور خلافت احمدیہ کی نگرانی میں ہر طرف اسلام ہی اسلام نظر آئے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک سے جو بیج بویا گیا وہ خلافت کی نگرانی میں کرۂ ارض کو اپنے سایہ میں لینے کے لئے تیار ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”اے تمام لوگو سُن رکھو کہ یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔وہ دِن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہو گا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔یہاں تک کہ قیامت آجائیگی۔اگر اب مجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں تو اس ٹھٹھے سے کیا نقصان کیونکہ کوئی نبی نہیں جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا۔پس ضرور تھا کہ مسیح موعود سے بھی ٹھٹھا کیا جاتا۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

يَاحَسۡرَةً عَلَى الۡعِبَادِ مَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ(یس:31) پس خدا کی طرف سے یہ نشانی ہے کہ ہر ایک نبی سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔مگر ایسا آدمی جو تمام لوگوں کے روبرو آسمان سے اُترے اور فرشتے بھی اُس کے ساتھ ہوں۔ اُس سے کون ٹھٹھا کرے گا۔پس اس دلیل سے بھی عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ مسیح موعود کا آسمان سے اُترنا محض جھوٹا خیال ہے۔یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا۔ہمارے سب مخالف جواب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی اُن میں سے عیسیٰ ؑبن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور اُن میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ ؑبن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی۔ اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گی۔تب خدا اُن کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ

صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا۔اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ ؑ اب تک آسمان سے نہ اُترا۔تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے۔اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بد ظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اُس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20صفحہ66-67)

اور یہ وہ مقام جس کی طرف خلافت احمدیہ کے شاہراہ غلبۂ اسلام پر دنیا کو لے جارہی ہے۔خدا کے مامور کے ہاتھ سے بیج بویا گیا اور خلافت احمدیہ کی نگرانی میں اس بیج سے لہلاتے ہوئے کھیت اب تمام کرۂ ارض پر اپنی رونق دکھلانے والے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہوں گے اور کئی آفتیں زمین پر اُتریں گی کچھ تو ان میں سے میری زندگی میں ظہور میں آجائیں گی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی اور وہ اِس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا۔کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد۔

یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے۔جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیۡ (المجادلۃ:22)اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راست بازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک

دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔

غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔(۱)اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔(۲) دوسرے ایسے وقت جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامناپیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیںاور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا۔اور یقین کر لیتے ہیںکہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیق ؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔اور بہت سے باد یہ نشین نادان مرتد ہوگئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہوگئے۔تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیق ؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔(النور:56) یعنی خوف کے بعد پھر ہم اُن کے پیر جما دینگے۔...

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلادے۔سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے۔اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔لیکن مَیں جب جاؤنگا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیںقیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا۔سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے

گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دُعا کرتے رہو۔اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دُعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائیگی۔

اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا۔سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔مگر نرمی اور اخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے۔“

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20صفحہ303تا 307)